خواجہ حسن نظامی

(1878 – 1955)

خواجہ حسن نظامی دہلی کے ایک معزز خاندان کے فرد تھے۔ ان کا بچپن تنگ دستی میں گزرا لیکن اپنی ذاتی کوششوں سے انھوں نے بہت جلد ترقی کی۔ وہ خواجہ حضرت نظام الدین اولیاؒ کے عاشقوں میں سے تھے۔ اس عشق و محبت کے اثرات ان کی تحریروں میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

اردو زبان و ادب میں اُن کا مرتبہ بلند ہے۔ انھیں مصوّرِ فطرت کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کئی کتابیں لکھیں جن میں 'غدرِ دہلی کے افسانے' اور 'سی پارۂ دل' کافی مشہور ہیں۔

ان کے مضامین کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہایت ہی معمولی چیزوں پر لکھے گئے ہیں۔ لیکن خواجہ صاحب نے بات میں سے بات پیدا کر کے ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے جو مطالب نکالے ہیں وہ بڑے سبق آموز ہیں۔ خواجہ صاحب کے لکھنے کا ایک مخصوص انداز ہے۔

اوس

برسات کے موسم میں کوئی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کا خواست گار رہے۔ کسی کو اؤدی اؤدی کالی کالی گھٹائیں پسند ہیں۔ کسی کا دل بادلوں کی کڑک اور بجلی کی چمک سے مست ہوجاتا ہے۔ مجھ کو تو برسات کی یہ ادا بھاتی ہے کہ مینھہ برس کر کھل جاتا ہے اور صاف آسمان کی رات گزر جاتی ہے تو صبح کے وقت درختوں، پھولوں اور جنگل کی گھاس کی عجیب شان ہوتی ہے۔ اوس کے قطرے پھولوں کی پتّیوں پر ایسے چُپ چاپ نظر آتے ہیں جیسے رات کو آسمان کے تارے تھے۔ کیا خبر ہے کہ رات کے وقت تارے ٹوٹ پڑے ہوں اور یہ اُنھی کی گُل افشانیاں ہوں۔

کہتے ہیں کہ اوس میں سونا، اوس میں پھرنا جسمِ انسانی کے لیے مضر ہے۔ خبر نہیں یہ کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی ساری مخلوق تو ''اوس باری'' سے تر و تازہ اور نہال ہوجاتی ہے۔ تو انسان بھی ایک مخلوق ہے۔ اُس کو اِس سے کیوں کر نقصان پہنچ سکتا ہے؟

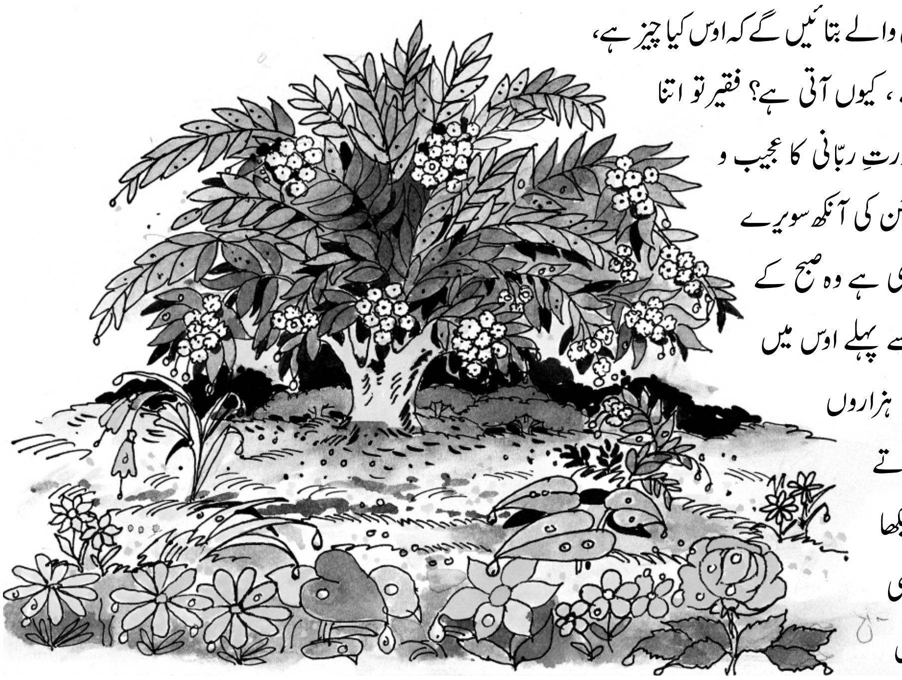

یہ تو سائنس والے بتائیں گے کہ اوس کیا چیز ہے، کہاں سے آتی ہے، کیوں آتی ہے؟ فقیر تو اتنا جانتا ہے کہ اوس قدرتِ ربّانی کا عجیب و غریب جلوہ ہے۔ جن کی آنکھ سویرے بیدار ہونے کی عادی ہے وہ صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے اوس میں ذاتِ الٰہی کے ہزاروں جلووں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایک شخص کو دیکھا کہ باغ میں جوہی کے پھولوں کے پاس

جھکا ہوا کچھ دیکھ رہا تھا اور ایسا مستغرق تھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہیں تھی۔ درحقیقت جوہی کے پھول پر اوس کا انداز قیامت کا ہوتا ہے۔ چھوٹا پھول، نازک پتّیاں اور اس پر اوس کی ننھّی ننھّی بوندیں، حس و حرکت کرنے والے دل کے لیے محشر سے کم نہیں۔ اوس کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ رات کو پیدا ہوتی ہے اور سورج نکلتے وقت مر جاتی ہے۔ اوس کی سیرابی بارانِ رحمت کی طرح ہر خاص و عام، چھوٹے بڑے، اونچے نیچے کے لیے یکساں مفید ہے۔ مگر مینہہ سورج کا مقابلہ کرتا ہے۔ بادلوں کے لشکر لاتا ہے تو آفتاب کو پوشیدہ ہونا پڑتا ہے۔ مگر اوس بے چاری بڑی ڈرپوک صُلح کُل ہے۔ آسمان پر جب سورج کا عمل دخل نہیں رہتا اور بادل بھی اپنے گھروں سے چلے جاتے ہیں اُس وقت یہ نمودار ہوتی ہے اور سورج کے نکلنے کے ساتھ ہی جان دے دیتی ہے۔

انسان اگر یہ شکایت کرے تو حق بجانب ہے کہ اوس تمام در و دیوار کو، شجر و حجر کو تر کر دیتی ہے۔ مگر کسی پیاسی زبان کی تشنگی دور نہیں کر سکتی۔ اُردو زبان میں ایک مَثَل ہے کہ اوس جب پڑتی ہے تو ہاتھی بھیگ جاتا ہے۔ گویا ہاتھی اوس میں نہا لیتا ہے مگر چڑیا کی پیاس نہیں بُجھتی۔ یہ قدرت کا ایک گہرا راز ہے۔ اس میں اوس کی کچھ شکایت نہ کرنی چاہیے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے اوس بھی ایک نشانی ہے، جس کو دیکھ کر دلِ حق پرست میں عرفانِ یزداں کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

(خواجہ حسن نظامی)

مشق

- معنی یاد کیجیے:

اوس باری	:	اوس کا برسنا
خواست گار	:	طلب گار، چاہنے والا
اؤدی اؤدی	:	ہلکا بیگنی رنگ
مینہہ	:	بارش

گل افشانیاں	پھول بکھیرنا
مُضر	نقصان دہ
مخلوق	پیدا کی ہوئی چیزیں اور انسان وغیرہ
نہال ہونا	خوش ہونا
قدرتِ ربّانی	خدا کی قدرت
بیدار ہونا	جاگنا
مستغرق	ڈوبا ہوا
دنیا و مافیہا	دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے
محشر	قیامت
سیرابی	شادابی
بارانِ رحمت	رحمت کی بارش
یکساں	ایک جیسا
پوشیدہ	چُھپا ہوا
صُلح کُل	سب سے مل جل کر رہنا، سب سے بنا کر رکھنا
نمودار ہونا	ظاہر ہونا
شجر	درخت
حق بجانب	سچّائی کے ساتھ، حق کی طرف
حجر	پتّھر
تشنگی	پیاس
دلِ حق پرست	خدا پرست دل
عرفانِ یزداں	خدا کی پہچان

غور کیجیے:

☆ انسان اوس کی طرح قدرت کی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے کام کی باتیں سیکھ سکتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ اوس کے قطرے پھولوں کی پتّیوں پر کیسے لگتے ہیں؟
2۔ خدا کی مخلوق کس چیز سے تروتازہ اور نہال ہوتی ہے؟
3۔ مصنف نے اوس کو قدرت ربّانی کا جلوہ کیوں کہا ہے؟
4۔ اوس کے بارے میں کون سی ضرب المثل مشہور ہے؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اوس مخلوق عجیب وغریب عمل دخل صُلح کُل

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے واحد اور جمع بنائیے:

جذبات مشاہدہ جلوے خبر گھٹائیں بوند

عملی کام:

☆ اوس پر پانچ جملے لکھیے۔